حکومت جموں و کشمیر

جموں و کشمیر قانون سازیہ کے مشترکہ اجلاس

سے

عزت مآب گورنر

جناب این این وہرا

کا

خطاب

بدھوار، 18 مارچ 2015ء

عزّت مآب سپیکر، عزّت مآب چیئر مین قانون ساز کونسل اور قانون سازیہ کے معزز اراکین۔

1- ریاستی قانون سازیہ کے پہلے مشترکہ اجلاس میں تمام منتخب اور نامزد نمائندوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے مجھے از حد مسرّت ہو رہی ہے۔ میں خاص طور سے پہلی بار منتخب ہوئے نوجوان لیجسلیٹروں کا خیر مقدم کرتا ہوں جو اَب ایوان میں پرُاثر اکثریت میں ہیں۔

2- جموں وکشمیر کی یہ قانون ساز اسمبلی، جو غالباً ملک کی سب سے با اختیار اسمبلی ہے، کی شاندار میراث ہے اور گذشتہ چھ دہائیوں میں اس نے سیاست کی آزمائش اور اُتار چڑھاؤ، سمجھوتے، ایکارڈ اور معاہدے دیکھے ہیں اور تاریخ بن رہی ہے، جیسا کہ آپ تمام، عزت مآب اراکین، اِس صبح یہاں اِس خطبے کی سماعت کیلئے تشریف فرما ہیں۔

3- ریاستی اسمبلی نے گذشتہ برس کے انتخابات میں کسی بھی واحد جماعت کو واضح اکثریت نہیں دی جس کا نتیجہ مختصر سی مدت کے لئے گورنر راج کی صورت میں نکلا۔ جب کہ انتخابات نے منقسم منڈیٹ دیا، پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے بالغ نظر سیاسی تدّبر نے اس کا ایک ایسے

موقع کے طور استفادہ کیا، جو بالآخر ریاست کے تمام خطوں کی رواداری کے ساتھ ہم آہنگی اور اُن کی موزوں شیرازہ بندی پر منتج ہوگا۔

4- متفقہ ایجنڈا کی پیروی کی خاطر پی ڈی پی اور بی جے پی کے مابین اتحاد تمام خطوں کو قریب تر لانے اور جموں وکشمیر کے عوام کے لئے پوری ریاست کے مشترکہ تصور کی حصہ داری میں اتصالی قوّت کے طور کام کرے گا۔ اگر ہم خطوں کو آپس میں مربوط کرنے میں کامیاب ہوگئے، ہم اعتماد کی مطلوبہ سطح حاصل کرنے، جموں وکشمیر کو نئی دہلی کے زیادہ قریب لانے میں بھی کامیاب ہوجائیں گے۔ یہ اقتدار میں آنے کی مجبوریاں نہیں بلکہ یہی تصور ہے جو پی ڈی پی۔ بی جے پی مخلوط حکومت کو اکٹھا کرتا ہے۔

5- محض اعدادی قوّت مضبوط حکومت کے لئے بنیادوں کا تعّین نہیں کر سکتی۔ جموں وکشمیر کو ایک مضبوط، مستحکم اور اہل حکومت کی ضرورت ہے اور مخلوط حکومت بالکل وہی ہے اور آئندہ چھ برسوں کے لئے ریاست کے عوام کی خدمت کے لئے مستعد ہے۔

6- ''اتحاد کا ایجنڈا'' شراکت داروں کے مابین مفاہمت کی علامت ہے جو مقررہ وقت میں فیصلہ کُن اور مخصوص تبدیلیوں کی بنیاد ڈالتا ہے اور ریاست کے عوام اور باقی ملک کو اکٹھا کرنے کا خواہاں ہے۔

7- اتحاد کے ایجنڈا کی موثر عملداری ہمارے عوام کے مابین بھروسے، رواداری اور اعتماد کو فروغ دے گی۔ اتحاد کی بنیاد اِس عقیدے پر مبنی ہے کہ ایسا اعتماد اور مصالحت ریاست سے پرے بھی محسوس کیا جائے اور جو ریاست کی جامع معاشی ترقی کے حصول اور عوام کے لئے خوشحالی لانے کی خاطر موافق ماحول بھی تیار کرے گا۔

8- اتحاد کا ایجنڈا سیاسی اور قانونی حقائق کو تسلیم کرتا ہے اور جموں وکشمیر کی موجودہ خصوصی آئینی دفعات اور حیثیت کی برقراریت کو مانتا ہے۔ اس تناظر میں، یہ ذہن نشین کرنا برمحل ہے کہ مخلوط حکومت تمام خطوں کے نمائندوں پر مشتمل ہے اور یہ اِسے امن اور جامع ترقی کے لئے مطلوبہ عمل کی پہل کرنے کی قوّت عطا کرتا ہے۔

9- اسمبلی انتخابات، خصوصاً دیہی، دُور دراز اور مشکل علاقوں میں بھاری تعداد میں ووٹروں کی شمولیت نے جمہوری نظام کو مزید مضبوط بنایا ہے اور ایک حوصلہ افزاء ماحول پیدا کیا جسے اگر حساسیت، ایقان اور پائیدار عہد کے ساتھ سنبھالا جائے، یہ ریاست میں سیاسی جماعتوں کے مابین رواداری اور مثبت سوچ کا نقیب ہوگا اور ایسی حالت کا باعث ہوگا جو حکومت کو جموں وکشمیر کے تینوں خطوں کے آر پار خود انحصار اقتصادی نشو ونما اور ترقی کا ماحول قائم کرنے کے قابل بنا دے گا۔

10- مخلوط حکومت، اتفاق اور ہمہ گیریت کے لئے وقف ہے اور یہ ریاست کا انتظام اس طور طریقے سے چلائے گی جو ریاست کے عوام کے لئے جمہوری سیاست اور امن اور خوشحالی کو مزید مضبوط کرے گا۔

11- مخلوط سرکار کا مقصد جموں وکشمیر کے عوام کو سیاسی لحاظ سے بااختیار اور ریاست کو اقتصادی لحاظ سے خود انحصار، ماحولیاتی اعتبار سے محفوظ، سماجی انداز سے اتصالی اور ثقافتی طور متحرک بنانا ہے۔ حکومت محکم اقدام سے آگے بڑھ کر اِن مقاصد کے حصول کے لئے ریاست کے اندر تمام متعلقین کی پیہم شمولیت اور

متعلقہ مرکزی حکام کے بھرپور تعاون کی خواہاں رہے گی۔اس ضمن میں یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ صرف اقتصادی ترقی ہی امن لا سکتی ہے۔لہذا، پائیدار اقتصادی ترقی حاصل کرنے کے لئے حکومت سیاسی عمل کی پیروی کرے گی جس کے ہمرکاب تمام مطلوبہ مواد، اقتصادی اور مالی پہل ہوں۔

12- یہ اُمید بھی کی جاتی ہے کہ سیاسی عمل اور اقتصادی اقدامات کے درمیاں موزوں توازن قائم کرنے سے امن اور خوشحالی کے نیک دَور کی صورت پیدا ہوگی جو آنے والی نسلوں کے لئے مثالی، پُرامن اور ثمر آور زندگیوں کے لئے راستہ ہموار کرے گی، خصوصاً ہمارے عوام، جو اُن علاقوں میں رہ رہے ہیں، جو طویل تناؤ اور تنازعات کے گواہ رہے ہیں۔

13- اِن مقاصد کو حاصل کرنے اور علاقائی توازن اور سماجی انصاف کے ساتھ اقتصادی نشو و نما کی فراہمی کے لئے یہ ضروری ہے کہ امن، یقینیت اور استحکام کا ماحول قائم کیا جائے، جس کے اندر ریاست میں ترقی وقوع پذیر ہوگی۔

14- معاشی ترقی کے وسیع تناظر میں مخلوط حکومت کا سہ رُخی ایجنڈا ہے، معاشیات کی تعمیرِ نو، حکومت کی اصلاح اور سِول سوسائٹی کا احیاء۔

15- اقتصادیات کی تعمیرِ نو کو پالیسی سطح پر آگے لے جانا ہے۔وسیع پیمانے کی معاشی پالیسی اور اصلاحات کی بنیاد ریاستی معیشت میں درآمدات میں تخفیف اور برآمدات میں اضافے کی بنیاد پر ہوگی۔ یہ مقامی انٹرپرونیئروں کو ترقی کرنے، اُن کی سرگرمیوں اور سرمایہ کاری کا حجم بڑھانے کے مواقع فراہم کرے گا۔

16-میری حکومت کا دوسرا اہم مقصد انتظامیہ کی اصلاح ہے تا کہ جموں وکشمیر کو اقدار کی پاسدار اور تمام ملک میں سب سے زیادہ صاف و پاک اور رشوت سے مبّرا ریاست بنایا جائے۔

17- مخلوط حکومت نے ایک ایسے وقت اقتدار کی بھاگ ڈور سنبھالی ہے جب ملک اور ریاست کے عوامی بحث ومباحثے میں انتظامیہ میں رشوت ستانی کے خلاف بڑے پیمانے کا غم وغصہ دیکھا گیا اور عوامی نمائندوں سے یہ مطالبہ رہا کہ وہ لوگوں کے مسائل اور اُمنگوں کے ساتھ کُھل کے صف آراء ہوجائیں۔

18- جموں وکشمیر میں صورتحال زیادہ مختلف نہیں، مخلوط حکومت کے لئے یہ بڑا چیلنج ہے کہ ان اِداروں کی دیانت اور کام کرنے کی اہلیت میں عوام کا اعتماد بحال ہو۔ حکومت، انتظامیہ یا عوامی زندگی میں رشوت ستانی اور بد دیانت عناصر کو کوئی ڈھیل نہ دینے کا مصمم اِرادہ رکھتی ہے۔

19- حکومت، آئندہ چھ برسوں میں موجودہ انتظامی ڈھانچے کو مستعد انتظامیہ میں بدل دے گی جو شفاف، جوابدہ اور پیشِ عمل ہو۔ اِس کی اصلاح اور تشکیلِ نو کی جائے گی تا کہ یہ تجارت، صنعت اور کاروبار کے لئے قابلِ بھروسہ کار پرداز بن جائے اور نجی شعبے میں طویل مدتی بڑھوتری کی خاطر مدد ومعاون ثابت ہو۔

20- قومی اور بین الاقوامی مدد اور مہارت سے نیا انتظامی سسٹم متعارف کیا جائے گا تا کہ خدمات فراہمی، دیانت دار، موثر اور ہمہ گیر انتظامیہ کے مقاصد کا حصول ہو۔ اس متصّور انتظامی ڈھانچے میں ادارہ جاتی اہلیت اُجاگر کرنا اور پبلک پرائیویٹ شراکت شامل ہوگی۔ اس سے ریاست کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر

اِس کے ترقیاتی منصوبوں اور پروجیکٹوں میں ،بالخصوص بجلی، بنیادی ڈھانچے ،تعلیم ،باغبانی،سیاحتی اورطبّی خدمات میں مالی معاونت حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔

21- میری حکومت کی یہ ترجیح ہوگی کہ کاروبار کے لئے انضباطی پیچیدگیوں اور لاگت میں کمی ،افسر شاہی کی رکاوٹوں کوسہل اور رجسٹریشن عمل اور کام کے نپٹارے کو آسان کرے، اس سے ریاست میں تجارت میں رشوت ستانی، حجم اور اس کا پیمانہ نمایاں حد تک کم ہوجائے گا۔

22- کُلیہم اقتصادی پالیسی ریاست کے معاشی ڈھانچے کواپنے وسائل،ہُنرمندیوں اور سماجی روایت کے ساتھ ہم آہنگ کرے گی۔اصل میں نئی اقتصادی پالیسی حکومت کی اپنی سرگرمیوں میں آسانی لانے کے لئے نہیں بلکہ نجی کاروباراور انٹر پرائزز کو فروغ دینے کے لئے بنائی جائے گی ۔اِس تناظر میں مجھے یہ بیان کرتے ہوئے مسرّت ہورہی ہے کہ بیشتر دیگر ریاستوں کی طرح جموں وکشمیر کو چودھویں مالی کمیشن کے ایوارڈ سے ایک خاطر خواہ تقویت ملی ہے، جس نے ملک میں مالی وفاقیت کے ڈھانچے کو بدل دیا ہے۔ یہ ایک خوش آئند تبدیلی ہے کیونکہ یہ وسیع اور جائز وفاقیت کی طرف ایک قدم ہے۔

23- مخلوط حکومت کا اِرادہ ہے کہ تبدیلیاں لانے کے لئے مالی کمیشن ایوارڈ کو ایک موقعہ کی حیثیت سے استعمال کیا جائے ،جس سے وسائل مختص کرنے کے طریقہ اور حکومت کے خرچ کرنے کی اہلیت میں بہتری آئے گی۔

24- جبکہ یہ ایک اہم تبدیلی ہے۔اس سے اور زیادہ بڑی تبدیلیاں رونما ہو سکتی ہیں، اور ہونی چاہئیں، بالخصوص انتظامی ڈھانچے کو اور ذمہ دار اور پہل کرنے میں۔حکومتی نظام کو اب پیش عمل اور زیادہ ذمہ دار بنانے کی ضرورت ہے۔

25- ایک اور سطح پر، مالی تفویض کی بڑھوتری سے غیر مرکوزیت اور تیسری سطح کی انتظامیہ کو اِس کا اہم کردار نبھانے کی بابت بااختیار بنانے کے لئے صورتحال پیدا ہوئی ہے۔

26- اس حوالے سے میری حکومت بلدیاتی اداروں کے انتخابات جلد منعقد کرانے کی وعدہ بند ہے۔یہ پنچائتوں اور بلدیاتی اداروں کے بارے میں متعلقہ قوانین کا دوبارہ جائزہ لے گی تاکہ کمیوں اور خامیوں کو دُور کیا جائے اور قانونی طور فرائض منصبی کو موثر طور انجام دینے میں اِنہیں بااختیار بنایا جائے۔انتظامیہ کی تمام تینوں سطحوں کو کارگر کردار، مالی ذمہ داریاں اور مالی اختیار دیئے جائیں گے۔

27- مستعد انتظامیہ کے ایک حصّہ کے طور حکومت، اداروں اور اداراتی صلاحیتوں کے احیاءِنو کو ترجیح دے گی جو سالہا سال سے زوال کا شکار رہے ہیں۔گذشتہ برسوں کے اداراتی اِنحطاط نے موثر انتظامیہ کی فراہمی کو اور بھی مشکل بنا دیا ہے۔یہ باعث افسوس ہے کہ اہم ادارے، جیسے ریاستی احتساب کمیشن، انسانی حقوق کمیشن اور پبلک سروس کمیشن نہ صرف غیر فعال بلکہ فی الواقع کچھ عرصہ سے معدوم ہیں۔

28- دیانتداری کے اعلیٰ معیار نافذ کرنے کے لئے حکومت اداروں کے احیائے نو اوران کو معقول انتظامی مدد و مطلوبہ خودمختاری دے کر انتظامیہ اور عام زندگی میں جوابدہی قائم کرنے پر توجہ مرکوز کرے گی۔

29- قوانین، جیسے ''عوامی خدمات ضمانت ایکٹ'' کچھ عرصہ سے نافذ العمل ہیں البتہ، عوام میں اِن قوانین کی عدم آگہی کی وجہ سے یہ قوانین غیر موثر ہو کر رہ گئے ہیں۔

30- مخلوط حکومت اِس بات کو یقینی بنائے گی کہ یہ قوانین اصل میں تمام لوگوں کو با اختیار بنانے کے لئے موثر آلہ کار میں بدل جائیں اور عوامی خدمات بروقت، کسی دقت کے بغیر اور شہریوں کے بنیادی حق کی حیثیت سے، نہ کہ مملکت کی طرف سے احسان کے طور فراہم کی جائیں۔

31- مخلوط حکومت کی اہم شناخت اِس کا ترقیاتی نکتہ نگاہ ہوگا۔ اِس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ ہر خطے کی خصوصی معاشی سرگرمی ہو جس سے دستکاریوں، سیاحت، پن بجلی، شمسی توانائی، ہوائی توانائی، بائیو ٹیکنالوجی، زراعت، باغبانی، فوڈ پروسیسنگ، مینوفیکچرنگ اور تجارت کو جلا ملے، علاقائی ترقیاتی منصوبے بنائے جائیں گے۔

32- اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ کسی بھی خطے کے ساتھ امتیازی سلوک تو کیا، اس کا احساس تک بھی نہ ہو، حکومت تینوں خطوں میں منصفانہ تقسیم اور اِن کی متوازن ترقی کے لئے مالی وسائل کو معیار کے مطابق مختص کرنے کا طریقہء عمل وضع کرے گی۔

33- بجلی شعبے میں متعلقہ کلیدی اقدام، جس پر اتحاد کے ایجنڈے میں اتفاق ہوا ہے، ریاست کی تقدیر بدلنے میں بہت آگے جائے گا۔ حکومت، ڈول ہستی اور اُوڑی

پن بجلی پروجیکٹ جموں وکشمیر کو منتقل کرنے کا طریقہ کار تلاش کرنے کیلئے مرکزی حکومت کے ساتھ کام کرے گی۔ تمام رائیلٹی معاہدوں کا از سرِ نو جائزہ لینے کے علاوہ ریاستی حکومت این ایچ پی سی کو جموں وکشمیر کے پانی سے حاصل ہونے والے منافع کا حصہ بھی طلب کرے گی۔

34- ہم، مرکزی حکومت کا وادی میں ایک آل انڈیا انسٹی چیوٹ آف میڈیکل سائنسز اور جموں کے لئے ایک آئی آئی ٹی اور آئی آئی ایم کے قیام کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

35- جیسا کہ اتحاد کے ایجنڈا میں درج ہے، حکومتِ ہند کی حصہ داری سے جموں وکشمیر کو PIT HEAD حرارتی پلانٹ قائم کرنے کے لئے کم از کم 150 ملین میٹرک ٹن صلاحیت کی کوئلے کی ایک وقف شدہ کان دینے کا معاہدہ ہوا ہے۔ علاوہ ازیں، مرکزی حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ 6 ِ الٹرامیگا تھرمل پاور پروجیکٹوں میں سے جموں وکشمیر کو ایک حصہ ملے۔

36- تمام پاور پروجیکٹوں کیلئے جو ریاست میں قائم کئے جارہے ہیں، ریاستی حکومت نجی سرمایہ کاروں کی شراکت سے چناب اور دیگر علاقوں، جہاں ایسی سرمایہ کاری کی جائے، میں ادارہ برائے فروغ ہنر مندی قائم کرے گی۔

37- حکومت بعض کلیدی اقدامات اُٹھانے کی وعدہ بند ہے جن میں کئی نمونہ تجارتی گاؤں، جیسے جموں میں نمونہ باسمتی گاؤں، کشمیر میں نمونہ سیب گاؤں اور لداخ میں نمونہ خوبانی گاؤں معرضِ وجود میں لانا شامل ہیں۔

38- حکومت، دو بڑے شہروں کے قیام کا عمل شروع کرے گی، گریٹر سرینگر اور گریٹر جموں۔ اس کے ساتھ ہی ہم دو سٹیلائٹ شہروں کو بھی ترقی دیں گے، نیا سرینگر اور نیا جموں۔ علاوہ ازیں، ریاست میں شہروں کے پھیلاؤ کو منصوبہ بند بنانے کے لئے تمام قصبہ جات جن کی آبادی کا حجم 30,000 سے 99,999 ہو، کا درجہ شہروں تک بڑھایا جائے گا۔

39- ایک اور بڑی پہل، جس کا خاکہ اتحاد کے ایجنڈا میں ترتیب دیا جا چکا ہے، تعلیم یافتہ اور نیم تربیت یافتہ نوجوانوں کے لئے خصوصی کُل اعانتی روزگار پیکیج ہے جس کو یوں ترتیب دیا جائے گا کہ اس سے ریاست بھر میں خواتین کی 100 فیصد خواندگی اور 100 فیصد بنیادی صحت نگہداشت وجود میں آئے گی۔

40- یہ حکومت کی ترجیح ہو گی کہ دیگر مخصوص دائیروں کے منصوبوں کے ساتھ، جموں میں ایک سیاحتی مقام کو ترقی دی جائے۔ بغلیہار، سلال اور رنجیت ساگر کی آبگاہوں کو سیاحت کے لئے ترقی دی جائے گی۔ رنجیت ساگر، مانسر، وُلر اور سروئیں سر جھیلوں کے لئے منصوبے زیر عمل ہیں۔ دریائے گنگا کی طرز پر جہلم اور توی دریاؤں کی صفائی اور خوبصورتی کے لئے خصوصی توجہ دی جائے گی۔

41- تقریباً دو دہائیوں سے ریاست کی میراث کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔ جھیل ڈل کو عالمی وراثتی مقام بنا کر، حرفت، میراث اور سیاحت کے جوڑ سے شہر خاص کی تعمیرِ نو، مقام میراث کے طور کر کے، حکومت ورثے کے احیاء پر توجہ مرکز کرے گی۔

42- جب تک نیا خاکہ ءترقی اپنی صورت لیتا ہے اور ثمر آور ہوتا ہے، مخلوط حکومت روزمرّہ زندگی میں سہولت لانے کے لئے مخصوص اقدامات اٹھائے گی۔

43- جبکہ، 2014ء کے لاثانی سیلاب سے ناگفتہ بہ تباہی آئی۔حکومت کی سوچ ہے کہ اثاثہ جات کی احسن طور تعمیرِ نو اور اکیسویں صدی میں جست لگانے کے لئے یہ آفت یہ ایک بہترین موقعہ فراہم کرتی ہے۔حکومت، مطلوبہ صلاحیتوں کو اُجاگر کر کے ایک مضبوط آفاتِ سماوی بچاؤ انصرام کو ریاست میں اداراتی شکل دینے کی بھی وعدہ بند ہے۔

44- حکومت کے لئے جموں وکشمیر میں سیلاب کے بعد باز آبادکاری پروگرام کی مرکزی توجہ، گذر بسر کی بحالی اور معیشت کی دوبارہ تعمیر پر ہوگی۔سیلاب نے نہ صرف املاک کو برباد کردیا بلکہ آمدنی کے ذرائع پیدا کرنے کے عمل کو شدید زک پہنچائی۔ ریاست کی معیشت کو حاصل شدہ قبل از سیلاب، ریاستی اور افرادی قابلِ تصّرف آمدنی کی سطح تک پہنچنے کے لئے تقریباً ایک دہائی کا عرصہ درکار ہوگا۔ زراعت، باغبانی، دستکاری، صنعت، تجارت اور سیاحت میں واجب الادا قرضہ جات کی ادائیگی کے لئے اور آمدنی کے نقصانات کی تلافی پر توجہ مرکوز ہوگی۔

45- سیلاب زدہ علاقوں کے علاوہ باز آبادکاری کے دائرے کو اُن جغرافیائی اور تجارتی علاقوں تک وسعت دی گئی جو سیلاب متاثرہ ہیں۔اِس سمت میں میری حکومت نے پیشتر ہی عالمی بنک کے ساتھ مذاکرات میں تیزی لائی ہے۔

46- جہاں تک نقصانات کا تعلّق ہے، عوامی اثاثے اور نجی اثاثہ جات دونوں تباہ اور/یا ضائع ہوئے ہیں۔عوامی اثاثوں کی تعمیرِ نو کیلئے

نقصانات پورا کرنے کے وسائل مرکز سے آنے ہیں ۔ اس مقصد کا حصول Public Infrastructure Reconstruction Plan (PIRP) کی توضیح اور نفاذ سے کرنا مطلوب ہے۔اس منصوبے کے پہلے مرحلے میں ریاست بھر میں رابطہ کاری پر اہم توجہ مرکوز کی جائے گی۔

47- جبکہ اُمید کی جاتی ہے کہ حکومتِ ہند فوری نوعیت کے حامل معاملات کے نپٹارے کے لئے اس باز آبادکاری اور تعمیرِ نو منصوبہ کی مکمل طور پر اعانت کرے گی۔ اِن متذکرہ بالا شعبوں میں اسے تاکیدی عملی اقدامات اُٹھانے ہوں گے۔

48- سماجی رواداری کو مضبوط کرنے اور بڑھانے کے لئے میری حکومت کشمیری پنڈتوں کی پشتنی باشندگی کے حقوق پر مبنی اُن کی باعزت واپسی کو یقینی بنائے گی۔اُن کو کشمیری معاشرے میں دوبارہ جوڑنے اور ادغام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جائے گی۔

49- حکومت، پاکستانی مقبوضہ کشمیر کے 1965,1947 اور 1971 کے رفیوجیوں کی یک باز آبادکاری کے لئے کام کرے گی۔مغربی پاکستان کے رفیوجیوں کی گذر بسر اور بوُ دوباش کے لئے اقدام کرے گی اور قانونی ضرورتوں کے مطابق قانون ساز اسمبلی حلقہ جات کے دوبارہ تعین حدود کے لئے ایک حد بندی کمیشن تشکیل دے گی۔

50-حالیہ برسوں میں سلامتی ماحول میں نمایاں بہتری ہوئی ہے۔بھرپور اور پائیدار عوامی اعتماد قائم کرنے کی خاطر مخلوط حکومت اس بات کو یقینی بنانے کے لئے وعدہ بند ہے کہ ریاستی عوام امن اور معمول کے حالات کی برکتوں سے مکمل طور

پر محفوظ ہو جائیں۔ حکومت، سرحدوں اور ریاست کے دُور دراز علاقوں میں رہائش پذیر لوگوں کے مسائل حل کرنے پر توجہ مرکوز کرے گی۔

51- اِس تناظر میں مخلوط حکومت، جموں وکشمیر میں سلامتی صورتحال کا مکمل طور جائزہ لے گی اور ریاست میں نافذ کئے جارہے خصوصی قوانین کی ضرورت اور افادیت کا جائزہ لے گی۔ صورتحال میں آرہی پیہم بہتری ذہن میں رکھتے ہوئے حکومت ''شورش زدہ علاقوں'' کو غیر مشتہر کرنے کی ضرورت کا بھی معائنہ کرے گی۔ اور یہ نتیجتاً مرکزی حکومت کو اِن علاقوں میں افسپا جاری رکھنے کے بارے میں حتمی فیصلہ لینے میں مدد دے گی۔

52-ایک بہت ہی ضروری اقدام، جو حکومت عملائے گی، یہ یقینی بنانا ہے کہ تمام اراضی، ماسوائے جو پٹہ، لائسنس یا حصولِ اراضی کی دفعات کے تحت سلامتی دستوں کو دی گئی ہے، ایک مقررہ نظام الاوقات کے اندر جائز مالکان کو لوٹائی جانی چاہئے۔

53-امن کا حلقہ وسیع کرنے اور اس کے سماجی بندھن کو مضبوط کرنے کی خاطر مخلوط حکومت خوب سوچے سمجھے سیاسی اقدامات اُٹھائے گی۔ یہاں اِس بات کی یاددہانی ضروری ہے کہ جناب اٹل بہاری واجپئی کی قیادت میں سابقہ این ڈی اے حکومت نے حریت کانفرنس کے بشمول، تمام سیاسی جماعتوں سے ''انسانیت، کشمیریت اور جمہوریت'' کی منشا کے تحت مذاکرات کی پہل کی تھی۔

54-اسی طرح کے لائحہ عمل کی پیروی کرتے ہوئے مخلوط سرکار، تمام داخلی متعلقین کے ساتھ پائیدار اور بامعنی مذاکرات شروع کرنے میں مدد ومعاون ہوگی جن میں

تمام سیاسی گروپ، اُن کے نظریات اور وابستگیوں سے قطع نظر، شامل ہوں گے۔ یہ مذاکرات جموں وکشمیر کے تمام حل طلب مسائل طے کرنے کے لئے وسیع البنیاد اتفاق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

55- مرکزی حکومت نے ہمارے ہمسایوں کے ساتھ گہری مفاہمت کو فروغ دینے کے لئے حال ہی میں اقدامات اُٹھائے ہیں۔ مخلوط حکومت، مرکز کی طرف سے اُٹھائے گئے اقدامات اور لائحہ عمل کو حمایت دینے، مضبوط بنانے اور سبھوں کی امن وترقی کے فروغ میں حصہ داری کے لئے سعی کرے گی۔ اِس مقصد کے لئے اعتماد سازی کے مناسب اقدامات شروع کرنے کی پیروی کی جائے گی جو ہمارے عوام کی زندگیوں میں ایک مثبت تبدیلی لائے گا۔

56- میں اِس خطبے کا اختتام اِس اُمید کے اظہار کے ساتھ کرتا ہوں کہ آپ سب لگن کے ساتھ ہمارے زیادہ سے زیادہ عوام کی زیادہ سے زیادہ فلاح کی خاطر کام کریں گے۔ میں آپ میں سے ہر کسی کے لئے بارآور اور کامیاب پیش آمدہ مدت کار کا متمنی ہوں۔ اور یقین کرتا ہوں کہ جموں وکشمیر میں پائیدار امن اور خوشحالی لانے میں آپ وہ سب کچھ کریں گے جو ممکن ہو۔

جے ہند